Publication Information

الاسوۃ ریسرچ جرنل

AL-USWAH Research Journal

Publisher: Institute of Dialog and Research, Islamabad
E-ISSN 2708-2566 P-ISSN2708-8786
Vol.02, Issue 02 (July-December) 2022
https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/index
HEC Category "Y"

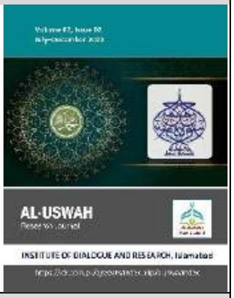

Title:

عورت کا حقِ ملکیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Translation:

Women's right to property in the light of Islamic teachings

Author:

Dr. Muhammad Naseer
Assistant Professor Department of Islamic studies & Arabic,
Gomal University DI Khan, Khyber Pakhtunkhwa
Email: m.naseer7119@gmail.com
Maqsood Ur Rehman
Research Scholar Department of Quran wa Sunnah
University of Karachi
Email: Maqsoodrehman125@gmail.com

How to Cite:

Dr. Muhammad Naseer, and Maqsood Ur Rehman. 2022. " عورت کاحقِ ملکیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں: Women's Right to Property in the Light of Islamic Teachings". AL-USWAH Research Journal 2 (2). https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/article/view/27.

Copyright Notice:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

عورت کا حق ملکیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Women's right to property in the light of Islamic teachings

Dr. Muhammad Naseer
Assistant Professor Department of Islamic studies & Arabic
Gomal University DI Khan, Khyber Pakhtunkhwa
Email: m.naseer7119@gmail.com
Maqsood Ur Rehman
Research Scholar Department of Quran wa Sunnah
University of Karachi
Email: Maqsoodrehman125@gmail.com

Abstract
Islam is a religion of nature. Islam provides complete guidance in all spheres of human life. Allah, the Lord of the worlds, has kept one human being in need of another human being and has not kept anyone in need The selfless being is only the essence of God-Allah has continued a series of rights and duties among human beings from which man cannot get rid of for life. It is important for every human being to perform his duties in a good way- One man's duty is another man's right When every human being fulfills his duty, all human beings will have equal rights. In the books of jurisprudence and law, woman's property has been discussed
The source of which is Quran verses as well as various books of Hadith, in the light of which jurisprudence has shed light on the rights of women and their property rights in detail.
In our society, women should have full rights Sometimes women are deprived from their rights. I have emphasized in my article "A Woman's Right to Property in the Light of Islamic Teachings" that women should be given their rights. The money that women earn through hard work or the wealth they have should be considered as the property of women.
Keywords: Human Rights, Women Rights, Social Sciences, Economics, Tafseer

تمہید:

اسلام دین فطرت ہے، اسلام انسانوں کی زندگی کے تمام شعبہ جات میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اللہ رب العٰلمین نے ایک انسان کو دوسرے انسان کا محتاج رکھا ہے کسی کو بے نیاز نہیں رکھا، بے نیاز ذات صرف خدا کی ذات ہے۔ اللہ نے انسانوں کے درمیان حقوق و فرائض کا ایک ایسا سلسلہ جاری رکھا ہے جس سے انسان زندگی بھر چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتا۔ ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے فرائض اچھے طریقے سے ادا کرے۔ ایک انسان کا فرض دوسرے انسان کا حق ہوتا ہے جب ہر انسان اپنا فرض ادا کرے گا تو تمام انسانوں کو یکساں حقوق میسر آجائیں گے۔

سابقہ کام کا جائزہ:

اس موضوع (عورت کا حق ملکیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں) کے حوالے سے باقاعدہ طور پر کوئی مقالہ ہماری نظر سے نہیں گزرا، البتہ فقہ و قانون کی کتابوں میں عورت کی ملکیت کے حوالے سے بات چیت کی گئی ہے۔ جن کا ماخذ آیاتِ قرآنی کے ساتھ ساتھ مختلف کتب احادیث ہیں، جن کی روشنی میں فقہائے کرام نے عورتوں کے حقوق اور ان کے حقِ ملکیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ملکیت کی تعریف:

مال اور ملکیت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ مال میں تصرف انسان کو ملکیت کے سبب حاصل ہوتا ہے۔ ہر چیز کا مالکِ حقیقی، اللہ رب العالمین ہے اور اس کے ہی فضل سے انسان سامانِ زیست کا مالک بنا ہے اس لیے انسان کو حقِ انتفاع کی وجہ سے مجازاً مالک کہا جاتا ہے۔ شرح وقایہ میں ملکیت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

و اما الملک فهو اتصال شرعی بین الانسان و بین شیء یکون مطلقاً لتصرفه فیه و حاجزاًعن تصرف الغیر فیه۔[1]

"شریعت میں مِلک اس تعلق کا نام ہے جو ایک انسان اور اُس چیز کے درمیان واقع ہوتا ہے جو انسان کے قطعی اختیار اور اقتدار میں ہوتی ہے اور جس میں دوسرے شخص کو اختیار یا انتقال کا حق نہیں ہوتا۔"

ملکیت کے ذرائع:

کسی انسان کو مال، زمین یا جائیداد کے مالکانہ حقوق درج ذیل تین طریقوں سے حاصل ہوتے ہیں:

(1) کسی شخص کو وراثت یا بطور تحفہ دوسرے فرد کی جانب سے مال یا جائداد حاصل ہو جائے۔

(2) کوئی شخص کسی چیز کو قیمتاً خرید لے۔

(3) کوئی شخص اپنی محنت سے کسی چیز کو حاصل کر کے اس کا مالک بن جائے۔

جہاں تک عورت کے حقِ ملکیت کا تعلق ہے تو اس کی درج ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:

(1) والد، والدہ، بھائی یا شوہر یا کسی عزیز کی وصیت کی وجہ سے جو مال، جائداد یا رقم کسی عورت کو ملے۔

(2) والد یا شوہر کی وراثت میں سے جو حصہ، مال، جائداد یا رقم کسی عورت کو ملے۔

(3) شوہر کی جانب سے ملنے والی مہر کی رقم یا سامان زیورات کی صورت میں کسی عورت کو بحیثیت بیوی ملے۔

(4) شادی کے موقع پر شوہر اور عزیز و اقارب کی جانب سے ملنے والے تحائف وغیرہ یا آج کل عورت کو میکے سے جو سامان بنام جہیز دیا جا رہا ہے وہ بھی عورت کی ملکیت ہے۔

قرآن مجید نے مال کے حوالے سے جو پہلا اُصول متعین کیا ہے وہ یہ ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ۔"[2]

اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو حاکموں کے پاس (بطور رشوت) پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھا جاؤ اور تم علم رکھتے ہو۔"

علامہ قرطبی آیتِ مذکورہ کے تحت رقم طراز ہیں:

من اخذمال غیرہ لا علی وجہ اذن الشرع، فقداکلہ بالباطل،ومن الاکل بالباطل ان یقضی القاضی لک و انت تعلم انک مبطل،فالحرام لایصیر حلالا بقضاء القاضی،لانہ انمایقضی بالظاھر۔[3]

"جس شخص نے کسی کا مال غیر شرعی طریقے سے لیا تو اس نے وہ باطل طریقے سے کھایا، اور وہ مال بھی باطل شمار ہوگا جس کا فیصلہ قاضی تمہارے حق میں کر دے حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ تم ناحق لے رہے ہو۔ اسی طرح قاضی کا فیصلہ کسی حرام کو حلال نہیں کر سکتا کیونکہ قاضی ظاہر کے متعلق فیصلہ کرتا ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ "[4]

اے لوگوں جو مان گئے ہو! نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے مگر یہ کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔"

علامہ قرطبی باطل کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں:

"الباطل فی کلام العرب:خلاف الحق،ومعناہ بالزائل" [5]

"کلام عرب میں حق کے خلاف کو باطل کہتے ہیں اور اس کا معنی زائل کرنا ہے۔"

یعنی علامہ قرطبی کے بقول باطل وہ ہے جس کا جانا، زوال پذیر ہونا یا زائل ہونا طے ہو چکا ہو۔

حق ملکیت:

مال و جائیداد کی خرید و فروخت میں اسلام نے مرد و عورت کو مساوی حقوق دیئے ہیں۔ وہ چاہے اپنا مال رہن رکھیں، کسی کو ورثے میں دیں، فروخت کریں یا اسکے ذریعے کاروبار کر کے اس کو مزید اضافے کا ذریعہ بنائیں یا اس کو اپنی ضروریات پوری کرنے میں صرف کریں۔

اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا۔"[6]

جو مال والدین اور اقارب چھوڑ کر وفات کر جائیں کم ہو یا زیادہ اس میں مردوں کا حصہ ہے اور عورتوں کا بھی، یہ حصے مقرر کیے ہوئے ہیں۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ [7]

جو مردوں نے کمایا وہ ان کا ہے اور جو عورتوں نے کمایا وہ ان کا ہے۔"

مہر کے لیے قرآنی اصلاحات:

قرآن مجید میں عورت کا مہر جو نکاح کے وقت مقرر کیا جاتا ہے اس کے لیے درج ذیل اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔

صدقہ:

مہر کے لیے قرآن مجید میں صدقہ کی اصطلاح بھی استعمال کی گئی ہے۔ یہ اصطلاح "صَدُقٰتِهِنَّ" کے صیغے کی صورت میں قرآن مجید میں ایک مرتبہ وارد ہوئی ہے۔ آیتِ قرآنی ملاحظہ کیجیے:

وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً [8]

اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ (اخلاقی فرض جانتے ہوئے) ادا کرو۔"

اجر:

مہر کے لیے قرآن مجید میں اجر کی اصطلاح بھی استعمال کی گئی ہے۔یہ اصطلاح" اُجُورَهُنَّ "کے الفاظ چھ مرتبہ، سورۃ النسآء(4) کی آیت نمبر:24اور25، سورۃ المائدہ(5) کی آیت نمبر:5، سورۃ الاحزاب(33) کی آیت نمبر:50، سورۃ الممتحنہ(60) کی آیت نمبر:10، اور سورۃ الطلاق(65) کی آیت نمبر:6 میں آیا ہے۔ ایک مقام پر ارشاد ہوا:

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً۔ [9]

"پس تم نے جو ان سے لطف اٹھایا ہے تو ان کو ان کے مہر فرض جانتے ہوئے ادا کرو۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ" [10]

معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کرو۔"

فرض:

مہر کے لیے "فَرِيْضَة" کی اصطلاح سورۃ البقرہ(2) کی آیت نمبر236، اور237 میں وارد ہوئی ہے۔ ایک مقام پر ارشاد ہوا:

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً۔" [11]

اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب کہ تم نے انہیں ہاتھ نہ لگایا ہو، یا ان کے لیے مہر مقرر نہ کیا ہو

قنطار:

اگر مرد پہلی بیوی کو چھوڑ کر کسی اور عورت کو اپنے عقد میں لانا چاہے تو اسکے لیے حکم ہے کہ وہ پہلی بیوی کو دیا ہوا مال واپس نہ لے۔ اللہ رب العلمین کا ارشاد ہے:

وَاِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـــًٔا‌ ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۔ وَكَيۡفَ تَاۡخُذُوۡنَهٗ وَقَدۡ اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ وَّاَخَذۡنَ مِنۡكُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۔[12]

اور اگر تم ایک بیوی کو چھوڑ کر دوسری بیوی رکھنا چاہو اور پہلی بیوی کو بہت سامال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ مت لینا، بھلا تم ناجائز طور پر اور صریح ظلم سے اپنا مال اس سے واپس لوگے ؟ اور تم دیا ہوا مال کیوں کر واپس لے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے عہدِ واثق بھی لے چکی ہیں۔"

امام رازی لفظِ "قِنطار" کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

القنطار المال العظیم۔[13] قنطار سے مراد مال کے انبار ہیں۔"

اور کہا کہ:

القنطار مال کثیر[14] یعنی "قِنطار" سے مراد مالِ کثیر ہے۔

نیز عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے شوہر کی مالی استطاعت کو مد نظر رکھتے ہوئے نان و نفقہ کے اخراجات اور مناسب خوشحال زندگی طلب کر سکتی ہے۔

بعد از نکاح عورت کی ملکیت:

مرد عورت کو اپنے نکاح میں لا کر اس کو اپنے ساتھ رکھتا ہے، اور اس کی مالی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت اپنے میکے سے جو لائی ہے وہ اس کا ہے مرد کی جائیداد میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے صرف مرد اس کو جتنا دے دے وہ اسی کی مالک ہے۔ خلع کی صورت میں شوہر کو مہر واپس مل جاتا ہے بشرطیکہ وہ ادا کر چکا ہو ورنہ از روئے معاشرہ حق مہر ادا کرنے کا رواج نہیں رہا ہے۔ بلکہ اگر کوئی شریف النفس، مہر کسی گواہ کے بغیر اپنی بیوی کو ادا کر دے اور پھر خدانخواستہ کسی وجہ سے وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور کیس عدالت میں پہنچ جائے اور عورت مہر لے کر مکر جائے، آدمی کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو عدالت مرد کو جھوٹا قرار دے کے دوبارہ مہر کی رقم ادا کرنے کا حکم دیتی ہے۔ کراچی شہری ضلع وسطی کی فیملی عدالت نمبر 14 میں ایک ایسا کیس ریکارڈ کیا گیا ہے جس کا کیس نمبر: 2014/817 ہے۔

ایسے کیسسز میں عورت بظاہر ظالم نظر آتی ہے لیکن اس کے پس پشت اس کے باپ، بھائی، چچا، ماموں یا کسی دوسرے مرد کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔ ایک صاحب کو ہم نے موبائل فون پر ایک شادی شدہ عورت سے یہ کہتے سنا کہ "تو اپنے

میاں سے طلاق لے لے پھر ہم کورٹ میرج کر لیں گے۔" ابھی حال ہی میں پاکستانی پرائیویٹ ٹی وی چینل، اے آر وائی ڈیجیٹل، کی پیشکش ڈرامہ سیریل "میرے پاس تم ہو" (جس کی اخری قسط سنیما میں نمائش کے لیے پیش کی گئی تھی) میں بھی کچھ اسی طرح کی کہانی دکھائی گئی ہے۔

دیہی علاقوں میں عورت اکثر مظلوم ہی ہوتی ہے، نہ اسکے جذبات کا خیال کیا جاتا ہے اور نہ ہی اس کی پسند کا، مہر نہ دینے کے برابر مقرر کیا جاتا ہے اور وہ ادا بھی نہیں کیا جاتا۔ یہ صورتحال خصوصی طور پر سندھ اور پنجاب کے دیہی علاقوں میں ریکارڈ کی گئی ہے۔ جس کو فلموں، ڈراموں، ٹی وی خبروں میں دکھایا جاتا ہے اور اخبارات وجرائد میں ایسے واقعات کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے واقعات حقوقِ انسانی کی تنظیمیں کے توسل سے عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں۔ اُس سلسلے میں محترمہ اسماء جہانگیر مرحومہ نے بہت کام کیا ہے۔ علماء کرام سے بھی ایسے مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے اور اسکے حل کے لیے رائے بھی لی جاتی ہے کہ شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ دیہاتی علاقوں میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ عورتیں گھر کے کام کاج، کے ساتھ کھیتوں اور بھٹیوں میں کام بھی کرتی ہیں بچوں کی پرورش کرتی ہیں اور رات کے اوقات میں اپنے شوہر کی خدمت بھی کرتی ہیں بلکہ جب زچگی کے دن قریب ہوتے ہیں ان ایام میں بھی اسے کام سے چھٹی بھی نہیں ملتی۔

جہاں شادی وٹہ سٹہ (Swap marriages) کی صورت میں ہوتی ہے تو وہاں عورت کے تقریباً اکثر حقوق پامال ہوتے ہیں۔ جو طاقتور ہوتا ہے اس کا راج چلتا ہے اس صورتحال میں دونوں یا ایک عورت ضرور پستی ہے۔

جو لوگ عورت کو خرید کر اپنی زوجیت میں لاتے ہیں یا عورت کسی لڑائی جھگڑے یا قتل میں صلح کے فیصلے کے طور بیاہی جاتی ہے تو ایسی صورت میں عورت کی مظلومیت بامِ عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ کیا مذکورہ صورتوں میں عورت کو مرد کی طرف سے مہر اور تحائف دینے کی امید رکھی جاسکتی ہے؟

عورت کے مہر غصب کرنے کا دستور زمانہ جاہلیت سے ہی چلا آرہا ہے۔ بعض لوگ اپنی لڑکیوں کا نکاح کرانے کے بعد ان کا مہر خود ہی لے لیتے تھے اور لڑکی کو نہیں دیتے تھے۔۔ جبکہ نکاحِ شغار (وٹہ سٹہ / swap marriages) کی صورت میں تو بہن بیٹیوں کا بغیرِ مہر مقرر کرنے کے صرف تبادلہ ہوتا تھا۔

عہدِ حاضر میں بھی عورت کو خرید کر یا شغار کی صورت میں نکاح کا رواج بالخصوص ہمارے دیہی اور مضافاتی علاقوں اور کچی آبادیوں میں کسی نہ کسی طرح سے جاری ہے۔ قرآن مجید نے وضاحت کے ساتھ جاہلیت کی رسم ورواج کو باطل قرار دیا ہے۔ سیدنا عمر بن خطابؓ نے زمانہ جاہلیت کے عرب معاشرے میں عورتوں کی قدر و وقعت بایں الفاظ بیان کی ہے:

واللہ ان کنا فی الجاھلیۃ مانعد للنسآء امرا حتی انزل اللہ فیھن ما انزل وقسم لھن ماقسم [15]

اللہ کی قسم! ہم دور جاہلیت میں عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کے بارے میں اپنے احکامات نازل کیے اور ان کے لیے جو کچھ حصہ مقرر کرنا تھا مقرر کیا۔"

طلاق، خلع یا تنسیخ نکاح کی صورت میں عورت اپنے شوہر کے گھر سے صرف اپنی ذات لے کر آتی ہے جبکہ اکثر صورتوں میں وہ اپنی عزت، اپنا وقار اور اپنی تمام مادی چیزیں شوہر کے گھر چھوڑ آنے پر مجبور ہوتی ہے۔ بعض اَوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ مرد بغیر طلاق کے اپنی بیوی کو اکیلے یا بچوں کے ساتھ گھر سے نکال دیتا ہے، نہ اسکو خرچ دیتا ہے، نہ ہی اپنی اولاد کے لیے خرچہ دیتا ہے۔ بالخصوص ایسا دیہی علاقوں میں ہوتا ہے۔

خاندان کے دباؤ کی وجہ سے کوئی عورت عدالت سے انصاف مانگنے کے لیے ہمت نہیں کرتی۔ لیکن عصر حاضر میں فلاحی اور حقوقِ انسانی کی تنظیمیں فعال ہوگئی ہیں جو اس سلسلے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں بلکہ بعض اَوقات مردوں کے ساتھ زیادتی بھی ہوجاتی ہے۔ الغرض معاشرتی سطح پر مرد کے ذہن میں یہ بات ڈال دی گئی ہے کہ عورت نکاح کے بعد مرد کی مملوکہ بن جاتی ہے۔ اب مرد اس کے ساتھ جو چاہے سلوک روا رکھے اور اس پر اپنی ہر طرح سے اپنی برتری قائم رکھے۔

اس کے برعکس اللہ کے دین میں شادی شدہ مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں اور اسی صورت میں زوجین پر سکون گزار سکتے ہیں، دین میں نکاح کا حقیقی مقصد بھی یہی ہے۔ اس صورت میں مرد کا دعوی ملکیت درست نہیں ہوگا اور نہ ہی نکاح کے بعد عورت اپنے تمام حقوق کھو بیٹھے گی۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں خواتین کے ساتھ ہونے والے ظلم اور اسلام کی اس صریح مخالفت کا سدباب ہونا چاہیے۔ زوجین کو اسلامی احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی ہدایت کرنی چاہیے۔ تاکہ وہ اپنے حقوق و فرائض جان لیں تاکہ خاندان میں کسی طرح کا انتشار پیدا نہ ہو۔ جب وہ دونوں مل کر ایک ہوگئے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کا لباس ہیں اور دونوں کے مفادات ایک ہوگئے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ ان کے حقوق بھی مساوی ہوں۔

زوجین کی علیحدگی کی صورت میں ملکیت کی تقسیم:

نکاح کے ذریعے زوجین کے مابین مشترکہ مقاصد کا عقد ہوتا ہے۔ لیکن کے بعض کے ساتھ، متعدد وجوہات ایسی بھی ہوجاتی ہیں کہ جن کی وجہ سے میاں بیوی نکاح کے مقاصد اور ذمہ داریوں کی انجام دہی میں ناکام ہوجاتے ہیں تو ایسی صورت میں ان دونوں کو شرعی، قانونی اور اخلاقی اُصول و نظریات کی روشنی میں ایک دوسرے سے علیحدگی کا حق ہے۔ مرد کے پاس طلاق دینے اور عورت کے پاس خلع لینے کا حق موجود ہے۔ ہمارے معاشرے میں عام طور پر زوجین میں

علیحد گی کی یہی دو صورتیں ہیں۔ الغرض کسی بھی سبب زوجین میں علیحد گی ہوتی ہے تو ان دونوں میں ملکیت کی تقسیم کس طرح ہو گی؟

شوہر کی جانب سے رشتہ ازدواج ختم کرنے کا نام طلاق ہے۔ جبکہ زوجہ کی خواہش پر عقدِ نکاح سے آزاد کیے جانے کا نام خلع ہے۔ شرعاً خلع کا مفہوم یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ سے مال لے کر اپنی بیوی کی خواہش اور درخواست پر اپنے نکاح سے آزاد کر دے۔ طلاق دینے کی صورت میں مرد عورت سے کچھ واپس نہیں لے گا۔

اللہ رب العلمین کا فرمان ہے:

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا[16]

"اور جائز نہیں تمہارے لیے کہ لو تم اس سے جو تم نے دیا ہے انہیں کچھ بھی۔"

اسی طرح اگر شوہر عورت پر ظلم وزیادتی کرتا ہو یا مار تا پیٹتا ہو اور اس کو طلاق بھی نہ دیتا ہو تو ایسی صورت میں عورت مرد سے اپنی جان چھڑانے کے لیے اسے کچھ دے دے۔

اللہ رب العلمین کا فرمان ہے:

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ[17]

"تو کوئی حرج نہیں ان پر کہ عورت کچھ فدیہ دے کر جان چھڑا لے۔"

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری آیت مذکورہ کے تحت رقمطراز ہیں:

"فقہاء احناف نے تصریح فرمائی ہے کہ اگر زیادتی خاوند کی طرف سے ہے تو اسے خلع کرتے وقت بیوی سے کچھ لینا مناسب نہیں اور اگر زیادتی بیوی کی طرف سے ہے تو جتنا اس نے بیوی کو دیا تھا اتنا لینا اسے مباح ہے اور اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔ اور بعض دیگر علماء نے کہا ہے کہ زیادہ بھی لے سکتا ہے۔"[18]

جیسا کہ اہلیانِ پاکستان، ہندوبنگال کے تعامل سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت گھر کے تقریباً تمام کام کرتی ہے اور اس کام کی قیمت اقتصادی اعتبار سے مرد کی کمائی سے کم نہیں ہوتی، لیکن معاشرہ اس کا اعتراف نہیں کرتا بلکہ رسم ورواج کے ذریعے اسے دبانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور اگر وہ کہیں کام کاج بھی کرتی ہے تب بھی وہ خوف کا شکار رہتی ہے کہ کہیں اس کا شوہر اس کو طلاق نہ دے دے یا یوں نہ چھوڑ دے اور اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا ہے اور کوئی اولاد بھی نہیں ہوتی تو اور شوہر کوئی وصیت بھی نہیں کر پاتا کیوں کہ ہمارے معاشرے میں اس کا رجحان نہیں تو ایسی صورت میں عورت کو کسی بھی وقت یا کم از کم چار ماہ دس دن کے بعد گھر سے نکال دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد ہمارے معاشرے میں بالخصوص دیہی اور پسماندہ علاقوں کی عورت تقریباً ہر طرح کی ملکیت سے محروم رہتی ہے۔ ہر طرح کی جائیداد پر اس

کاقبضہ نہیں ہوتاہے یہاں تک کہ عورت بطور جہیز جواپنے باپ کے گھر سے لے کر آتی ہے اس کو وہ بھی واپس نہیں دیا جاتاہے۔شادی کے موقع پر جو بھی تحائف ملتے ہیں،وہ بھی مرداوراس کے گھر والوں کی ملکیت کہلاتے ہیں۔

صرف یہی نہیں بلکہ جو عورتیں کھیتوں، فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرتی ہیں یاگھروں میں خدمات انجام دیتی ہیں وہ اس کمائی سے بھی محروم رہتی ہیں۔

ہمیں اس بات کوبخوبی سمجھناچاہیے کہ عورت کے بغیر نہ عائلی زندگی کی بنیادپڑ سکتی ہے اور نہ ہی نسل انسانی کاسلسلہ جاری رہ سکتاہے۔ اورعدل کاتقاضاہے کہ اسلام نے عورتوں کے جو حقوق متعین کیے ہیں ان کو پروان چڑھایا جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر عورتوں کے حقوق کے متعلق ارشاد فرمایا:

فاتقواللّٰہ فی النسآء و انکم اخذتموھن بامان اللہ واستحللتم فروجھن بکلمۃ اللہ۔۔ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف [19]

"اے لوگو عورتوں کے حقوق اوران کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں خدا سے ڈرو،اس لیے کہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیاہے اوراللہ کے حکم اوراس قانون کی رو سے ان کے ساتھ تمہاری قربت تمہارے لیے حلال ہواہے۔۔۔اوران کا خاص حق تم پر یہ ہے کہ اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق ان کے کھانے پہننے کابندوبست کرو۔"

الغرض جوچیزیں دنیامیں مردوں کے لیےاچھی ہیں وہی عورتوں کے لیے بھی اچھی ہیں اورجولوگ عورت کے وجود کواپنے لیے ننگ وعار سمجھتے ہیں توخودان کواپنے وجودپر غوروفکر کرنے کی ضرورت ہے۔جب مرداور عورت کے حقوق برابر ہیں توملکیت کی تقسیم کے معاملہ میں قرآنی قوانین کی پاسداری ہونی چاہیے۔تاکہ ہمارے معاشرے کی مظلوم عورتوں کوان کے بنیادی حقوق حاصل ہوسکیں،جن سے وہ اب تک محروم ہیں۔جب معاشی اعتبار سے مردوعورت کے حالات ایک جیسے ہوں گے اوردونوں کو یہ احساس ہوگا کہ ان کی جائیداد مشترکہ ہے توان دونوں میں سے کوئی بھی کسی کے ناجائز دباؤمیں نہیں آسکے گا بلکہ ان دونوں کے درمیان تعلقات خوشگوار رہیں گے۔

خلاصہ بحث:

تمام بحث کاخلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنے فرائض اداکرے۔ایک عورت اپناسب کچھ اپنے والدین کے گھر چھوڑ کر آتی ہے۔وہ محبت اور احترام کی طلب گار ہوتی ہے۔وہ چاہتی ہے کہ اس کے ساتھ عزت واحترام کابرتاؤ کیاجائے۔اسے کسی حق سے محروم نہ کیاجائے۔شارع نے جو حقوق متعین کیے ہیں ان کی پاسداری کی جائے۔انسانوں جیسابرتاؤ کیاجائے۔اور اسلام بھی ہمیں یہی تعلیم دیتاہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] عبید اللہ ابن مسعود، شرح الوقایہ، کتاب العتاق، ج:3، مؤسسۃ الوراق، عمان، سن ندارد، صفحہ:165

Obaidullah ibn Masood,Sharh ul Viqaya,Kitab ul Etaq(Oman,Muwasasatulawraq)V:3,P:165

[2] البقرۃ2:188

Al- Baqarah,2:188

[3] قرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر، الجامع لاحکام القرآن (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 1427ھ) ج:3، ص:223

Qurtabi, Muhammad bin Ahmad bin abe Bakr, Aljame o le ahkamel Quran (Berut: Mowasesatul Resalato ,1427 AH), V:3, P: 22

[4] النسآء4: 37

An- Nisa 4: 37

[5] قرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر، الجامع لاحکام القرآن، ج:2، ص:20

Qurtabi, Muhammad bin Ahmad bin abe Bakr, Aljame o le ahkamel Quran,V:2,P:20

[6] النسآء4:7

An Nisa 4:7

[7] النسآء4:32

An Nisa 4 : 32

[8] النساء4:4

An Nisa 4 : 4

[9] النساء4:24

An Nisa 4 :24

[10] النساء4:25

25An Nisa 4 :

[11] البقرہ2:236

Al- Baqarah 2:236

[12] لنساء4:20، 21

An Nisa 4 : 20 , 21

[13] رازی، فخر الدین، ضیاء الدین عمر، تفسیر مفاتیح الغیب (بیروت: دار الفکر، 1981ء) ج:10، ص:13

Razi ,Fakhruddin,Ziauddin,Umar,Tafseer Mafatehol Ghaib(Berut:Darul Fiqar,1981AD)V: 10, P: 13

[14] محولہ بالا، ج:7 ص:212

Reference as above,V: 7,P:212

[15] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم(کراچی: قدیمی کتب خانہ،1375ھ)کتاب الطلاق،باب ان تخییرہامراتہ لایکون طلاقاالابالنیۃ،ج:1،ص:481

Kushairi ,Muslim Bin Hajaj,Sahe Muslim(Karachi: Qadeem kutub khana,1375AH)Kitab ul Talaq Bab un Tukhaiyaraho Emraatoho lo yaqono Talqan Ellah Bin Nabiyate ,V:1, P:481.

[16] البقرہ2:229

2:229 Al-Baqarah

[17] ایضا

Ibid

[18] الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن، (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز،1995ء)، ج:1، ص:158

Al Azhari, Peer Karam shah ,Zia ul Quran(Lahore:Zia ul Quran Publications,1995AD) V:1, P:158

[19] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم(کراچی: قدیمی کتب خانہ،1375ھ)کتاب الحج،باب حجۃ النبی ﷺ،ج:1،ص:397

Kushairi ,Muslim Bin Hajaj,Sahe Muslim(Karachi: Qadeem kutub khana,1375AH) ,Kitab Ul Hajj, Bab Hajjat un Nabi(SAW) V:1, P:397.